بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ　نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ　وَعَلٰی عَبْدِہِ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْد
لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ
دفتر مجلس انصاراللہ بھارت
Office Of The Majlis Ansarullah Bharat
Mohallah Ahmadiyya Qadian-143516, Distt.Gurdaspur (Punjab) INDIA

محلہ احمدیہ قادیان 143516 ضلع گورداسپور (پنجاب) انڈیا　Mob:9682536974, E-Mail.: ansarullah@qadian.in

حضرت ابو بکرؓ کو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع سے وہ مقام ملا کہ ساری دنیا اُن کا ادب و احترام کے ساتھ نام لیتی ہے

* آنحضرت ﷺ کے عظیم المرتبت خلیفۂ راشد حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اوصافِ حمیدہ کا تذکرہ

* دنیا کے فکر انگیز حالات کے پیشِ نظر درود شریف کے ورد، استغفار کرنے اور بعض دعائیں کرنے کی تحریک

خلاصہ خطبہ جمعہ سیّدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 04 / مارچ 2022ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، ٹلفورڈ (یوکے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ. بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ. اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۙ. اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۙ. مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ۙ. اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ۙ. اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ۙ. صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۙ. غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ .

تشہد، تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

تاریخ طبری میں پہلے خلیفۂ راشد کے انتخاب کے موقع پر حضرت حباب بن منذرؓ کی رائے تھی کہ چونکہ مہاجرینِ قریش انصار کے زیر سایہ ہیں اس لیے اس معاملہ میں انصار کا یہ فیصلہ تسلیم کیا جائے کہ ایک امیر انصار میں سے اور ایک امیر مہاجرینِ قریش میں سے ہو جبکہ حضرت بشیر بن سعدؓ کی رائے تھی کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی قوم قریش امارت کی زیادہ مستحق اور اہل ہے لیکن سنن کبریٰ للنسائی میں ہے کہ اس موقع پر حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ ایک میان میں دو تلواریں نہیں ہو سکتیں نیز انہوں نے حضرت ابو بکرؓ کا ہاتھ پکڑ کر اُن کی تین خوبیوں کا حوالہ دیا کہ اِذْ هُمَا فِي الْغَارِ اِذْ يَقُوْلُ لِصَاحِبِهٖ لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا یعنی اور جب وہ دونوں غار میں تھے تو وہ اپنے ساتھی سے کہہ رہا تھا کہ غم نہ کر یقیناً اللہ ہمارے ساتھ ہے۔ تو اس موقع پر غار میں کون دو اشخاص تھے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ساتھی کون تھا؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اَور کس کے ساتھ تھے؟ یہ کہہ کر حضرت عمرؓ نے حضرت ابو بکرؓ کی بیعت کر لی تو ساری قوم نے بھی حضرت ابو بکرؓ کی بیعت کر لی۔ یہ بیعت سقیفہ اور بیعت خاصہ کے نام سے بھی مشہور ہے۔

حضرت انس بن مالکؓ بیان کرتے ہیں کہ بیعت کے دوسرے دن حضرت عمرؓ نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ اے لوگو! میں نے کہا تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فوت نہیں ہوئے لیکن میں نے اس کا ذکر کتاب اللہ میں کہیں نہیں پایا اور نہ ہی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اس کی وصیت فرمائی تھی لیکن میں سمجھتا تھا کہ ہم پہلے فوت ہو

جائیں گے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہم میں سے آخری ہوں گے لیکن اللہ تعالیٰ نے تمہارے معاملات کو ایک ایسے آدمی کے ہاتھوں میں دے دیا ہے جو تم میں سب سے زیادہ بہتر ہیں اور جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھی ہیں۔ اور ثَانِيَ اثْنَيْنِ اِذْ هُمَا فِي الْغَارِ کے مصداق ہیں۔ پس اٹھو اور اُس کی بیعت کرو۔ پس لوگوں نے بیعت سقیفہ کے بعد حضرت ابو بکرؓ کی بیعت کی۔

حضرت ابو بکرؓ نے بیعت عام والے دن ایک خطبہ ارشاد فرمایا کہ اے لوگو! یقیناً میں تم پر والی مقرر کیا گیا ہوں لیکن میں تم میں سے سب سے بہتر نہیں ہوں۔ اگر میں اچھا کام کروں تو میرے ساتھ تعاون کرو اور کج روی اختیار کروں تو مجھے سیدھا کر دو۔ اگر میں اللہ اور اُس کے رسولؐ کی اطاعت کروں تو میری اطاعت کرو اور اگر میں نافرمانی کروں تو تم پر میری اطاعت لازم نہیں۔

حضرت علیؓ کی حضرت ابو بکرؓ کی بیعت کرنے کے بارے میں مختلف روایات ملتی ہیں۔ علامہ ابن کثیر کہتے ہیں کہ حضرت علیؓ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد پہلے یا دوسرے دن حضرت ابو بکرؓ کی بیعت کر لی تھی۔ حضرت علیؓ نے حضرت ابو بکرؓ کو کبھی نہیں چھوڑا اور نہ ہی حضرت ابو بکرؓ کے پیچھے نماز کی ادائیگی انہوں نے ترک کی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ حضرت علیؓ نے اوّل اوّل حضرت ابو بکرؓ کی بیعت سے بھی تخلّف کیا تھا مگر پھر خدا جانے ایک دفعہ کیا خیال آیا کہ پگڑی بھی نہ باندھی اور فوراً ٹوپی سے ہی بیعت کرنے آگئے اور پگڑی پیچھے منگوائی۔ معلوم ہوتا ہے کہ اُن کے دل میں خیال آگیا ہوگا کہ یہ تو بڑی معصیت ہے اسی واسطے اتنی جلدی کی۔

حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو بکرؓ مکہ کے ایک معمولی تاجر تھے مگر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع سے آپؓ کو وہ مقام ملا کہ آج ساری دنیا اُن کا ادب واحترام کے ساتھ نام لیتی ہے۔ آپؓ کے والد کو کسی نے جا کر خبر دی کہ مبارک ہو ابو بکرؓ خلیفہ ہو گیا ہے۔ پہلے تو اُن کو یقین نہ آیا لیکن جب اُن کو یقین دلایا گیا تو انہوں نے کہا کہ اللہ اکبر! محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بھی کیا شان ہے کہ ابوقحافہ کے بیٹے کو عربوں نے اپنا سردار مان لیا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل فرماتے ہیں کہ یقیناً سمجھو کہ اللہ تعالیٰ کسی کا احسان اپنے ذمہ نہیں رکھتا۔ وہ اُس سے ہزاروں لاکھوں گنا زیادہ دے دیتا ہے جس قدر کوئی خدا کے لیے دیتا ہے۔ ابو بکرؓ نے مکہ میں ایک معمولی کوٹھا چھوڑا تھا لیکن خدا تعالیٰ نے اُس کے بدلے میں اُسے ایک سلطنت کا مالک بنا دیا۔

حضرت ابو بکرؓ نے ایک دفعہ خواب میں دیکھا کہ اُن کے جسم پر ایک یمنی چادر کا جوڑا ہے لیکن اُس کے سینے پر دو داغ ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس خواب سے متعلق فرمایا۔ یمنی جوڑے سے مراد یہ ہے کہ تمہیں اچھی اولاد ملے گی اور دو داغوں سے مراد دو سال کی امارت ہے یعنی تم دو سال مسلمانوں کے حاکم رہو گے۔

انتخابِ خلافت کے بعد حضرت ابو بکرؓ کے ذاتی مصارف کے لیے سالانہ چھ ہزار درہم کا وظیفہ منظور کیا گیا لیکن جب حضرت ابو بکرؓ کی وفات کا وقت قریب آیا تو انہوں نے اپنے رشتہ داروں کو حکم دیا کہ جو وظیفہ میں نے بیت المال سے لیا ہے وہ سارے کا سارا واپس کر دیا جائے اور اُس کی ادائیگی کے لیے میری فلاں فلاں زمین بیچ دی جائے۔ چنانچہ جب حضرت عمرؓ خلیفہ ہوئے اور وہ رقم اُن کے پاس پہنچی تو وہ رو پڑے اور کہا اے ابو بکر صدیقؓ تم نے اپنے جانشین پر بہت بھاری بوجھ ڈال دیا ہے۔

چاروں خلفائے راشدین میں سے حضرت ابو بکرؓ کا سوا دو سال کا مختصر دور خلافت ایک سنہری دور کہلانے کا مستحق تھا کیونکہ حضرت ابو بکرؓ کو سب سے زیادہ خطرات و مصائب کا سامنا کرنا پڑا لیکن خدا تعالیٰ کی غیر معمولی تائید و نصرت کی بدولت حضرت ابو بکرؓ کی کمال شجاعت، جوانمردی اور فہم و فراست سے تھوڑے ہی عرصہ میں دہشت و خطرات کے سارے بادل چھٹ گئے اور سارے خوف امن میں تبدیل ہو گئے۔

حضرت ابو بکرؓ کو ابتدا میں ہی پانچ قسم کے ہم و غم اور مسائل کا سامنا کرنا پڑا۔ 1. آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات اور جدائی کا غم۔ 2. انتخاب خلافت اور امت میں فتنے اور اختلاف کا خوف خطرہ۔ 3. لشکر اسامہ کی روانگی کا مسئلہ۔ 4. مسلمان کہلاتے ہوئے زکوۃ دینے سے انکار اور مدینہ پر حملہ کرنے والے جس کو تاریخ میں فتنہ مانعین زکوۃ کہا جاتا ہے اور 5. فتنہ ارتداد یعنی ایسے سرکش اور باغی جنہوں نے کھلم کھلا بغاوت اور جنگ کا اعلان کر دیا۔ اس بغاوت میں وہ شامل ہو گئے جنہوں نے اپنے طور پر نبی ہونے کا بھی دعویٰ کیا۔ خوف کی ان سب حالتوں میں مصائب اور فتن کا قلع قمع کرنے میں اللہ تعالیٰ نے حضرت ابو بکرؓ کو کامیابی عطا فرمائی۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے حضرت ابو بکرؓ کو حضرت موسیٰؑ کے پہلے خلیفہ حضرت یوشع بن نون کے ساتھ مشابہت دیتے ہوئے حضرت ابو بکرؓ کو پیش آنے والے مسائل و مصائب اور فتوحات و کامیابیوں کا ذکر کرتے ہوئے بیان فرمایا کہ وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ کی آیت سے سلسلہ خلافتِ موسویہ اور سلسلہ خلافت محمدیہ میں مماثلت ثابت ہے۔ مماثلت کی پہلی بنیاد ڈالنے والا حضرت

ابو بکرؓ اور مماثلت کا آخری نمونہ ظاہر کرنے والا مسیح خاتم الخلفاء یعنی محمدیہ سلسلۂ خلافت کا سب سے آخری خلیفہ ہے۔ خدا نے یشوع بن نون اور حضرت ابو بکرؓ کی مشابہت کو دونوں خلافتوں کے اوّل سلسلہ میں اور حضرت عیسیٰ بن مریم اور اِس امت کے مسیح موعودؑ کی مشابہت کو دونوں خلافتوں کے آخری سلسلہ میں اجلیٰ بدیہیات کر کے دکھلا دیا۔ جس طرح بنی اسرائیل حضرت موسیٰؑ کی وفات کے بعد یوشع بن نون کی باتوں کے شنوا ہو گئے تھے اور سب نے اپنی اطاعت ظاہر کی یہی واقعہ حضرت ابو بکرؓ کو پیش آیا اور سب نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جدائی میں آنسو بہا کر دلی رغبت سے حضرت ابو بکرؓ کی خلافت کو قبول کر لیا۔

آیتِ استخلاف کے حوالہ سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ خدا نے مومنوں کو جو نیکو کار ہیں وعدہ دے رکھا ہے کہ اسی سلسلہ خلافت کی مانند سلسلہ قائم کرے گا جو حضرت موسیٰؑ کے بعد قائم کیا تھا اور دین اسلام کو زمین پر جما دے گا اور اس کی جڑ لگا دے گا اور خوف کی حالت کو امن کی حالت کے ساتھ بدل دے گا۔ اس آیت میں صاف طور پر فرما دیا ہے کہ خوف کا زمانہ بھی آئے گا اور امن جاتا رہے گا مگر خدا اس خوف کے زمانہ کو پھر امن کے ساتھ بدل دے گا۔ سو یہی خوف یشوع بن نون کو بھی پیش آیا تھا اور جیسا کہ اس کو خدا کے کلام سے تسلی دی گئی ایسا ہی حضرت ابو بکرؓ کو بھی خدا کے کلام سے تسلی دی گئی۔

حضورِ انور نے دنیا کے موجودہ خوفناک حالات کے لیے دعا کی تحریک کرتے ہوئے فرمایا کہ اب تو ایٹمی جنگ کی بھی دھمکیاں دی جانے لگی ہیں۔ پہلے بھی کئی دفعہ کہہ چکا ہوں کہ اس کے نتائج اگلی نسلوں کو بھی بھگتنے پڑیں گے۔ اللہ تعالیٰ ہی ہے جو ان لوگوں کو عقل دے۔ اِن دنوں میں درود بھی بہت پڑھیں استغفار بھی بہت کریں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک وقت میں جماعت کو خاص طور پر تلقین فرمائی تھی کہ رکوع کے بعد کھڑے ہو کے رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ کی دعا کیا کریں تو اس کو بھی آج کل بہت زیادہ پڑھنے کی ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ حسنات سے بھی نوازے اور ہر قسم کے آگ کے عذاب سے سب کو بچائے۔ (آمین)

حضورِ انور نے آخر میں مکرم ابو الفرج الحسنی صاحب آف شام کی وفات پر ان کا ذکر خیر کرتے ہوئے ان کی جماعتی خدمات کا بھی تذکرہ فرمایا اور بعد نماز جمعہ ان کا نماز جنازہ غائب پڑھانے کا اعلان بھی فرمایا۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنُؤْمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ وَنَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَنَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ ۔ عِبَادَ اللّٰہِ رَحِمَکُمُ اللّٰہُ اِنَّ اللّٰہَ یَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِیْتَآءِ ذِی الْقُرْبٰی وَیَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ وَالْبَغْیِ یَعِظُکُمْ لَعَلَّکُمْ تَذَکَّرُوْنَ اُذْکُرُوا اللّٰہَ یَذْکُرْکُمْ وَادْعُوْہُ یَسْتَجِبْ لَکُمْ وَلَذِکْرُ اللّٰہِ اَکْبَرُ